اتباع رسول ہی کیوں؟

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم،أمّابعد: فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم ﴿ **وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ** ﴾[۱]

قال رسول الله ﷺ : "**كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَن أَبَى، قالوا: يا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَن يَأْبَى؟ قالَ :مَن أَطَاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ، وَمَن عَصَانِي فقَدْ أَبَى.**"[۲]

معزز سامعین!

اللہ رب العالمین نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اور پیدا کرنے کے بعد یوں ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ انسانوں کو دنیا میں بھیجے جانے کا مقصد بھی بیان کر دیا ہے، اللہ رب العالمین فرماتا ہے: **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ**۔[۳]

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

میرے بھائیو!

اللہ رب العالمین نے ان انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے، ان انسانوں کو سیدھی راہ پر لانے کے لیے، ان انسانوں کو اللہ کا مقرب بندہ بنانے کے لیے، ان انسانوں کو مہکتی جنت میں داخل کرنے کے لیے، ان انسانوں کو دہکتی جہنم سے بچانے کے لیے اللہ رب العالمین نے ہر امت کے اندر رسولوں کو بھیجا ہے، اللہ رب العالمین فرماتا ہے: **وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا**۔[۴]

ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔

اسی سلسلے کی آخری کڑی خاتم النبیین، خاتم الرسول، نبی مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔

جب نبی مصطفی ﷺ اس دنیا کے اندر مبعوث کر دیئے گئے، جب نبی مصطفی ﷺ کو اللہ رب العالمین نے نبوت کا تاج پہنا دیا، جب نبی مصطفی ﷺ کو رب کائنات نے "**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ**

۱۔ الحشر: ۷
۲۔ صحیح البخاری: ۷۲۸۰
۳۔ الذاریات: ۵۶
۴۔ النحل: ۳۶

حَسَنَةٌ" [5] کا اعلان کرتے ہوئے تمام لوگوں کے لیئے آئیڈیل اور نمونہ بنادیا۔

تو نبی مصطفی ﷺ سے پہلے بھیجے جانے والے نبیوں کی نبوتی تعلیم، اور نبی مصطفی سے پہلے بھیجے جانے والے رسولوں کی رسالتی تعلیم منسوخ ہوگئی، وہ جو دین لے کر آئے تھے، وہ جو شریعت لے کر آئے تھے، وہ جو طریقہ لے کر آئے تھے وہ منسوخ ہوگیا، پیارے نبی جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب تورات کے چند اوراق کو پڑھتے ہیں، تو نبی مصطفی ﷺ کا چہرہ مبارک غصہ سے تاب ناک ہو جاتا ہے، اور نبی مصطفی ﷺ کہتے ہیں: **وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي۔** [6]

اگر تمہارے درمیان موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کے لئے میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔

جب تمام نبیوں کی لائی ہوئی شریعت منسوخ ہوگئی تو اب قانون چلے گا تو صرف نبی مصطفی ﷺ کا لایا ہوا قانون چلے گا، اگر حکم چلے گا تو صرف نبی مصطفی ﷺ کا لایا ہوا حکم چلے گا، اگر طریقہ چلے گا تو نبی مصطفی ﷺ کا بتایا ہوا طریقہ چلے گا، اللہ رب العالمین کہتا ہے: **وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَ اتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔** [7]

اور تمہیں جو کچھ رسول دے اسے لے لو، اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔

انسانوں کو فلاح پانے کے لیے، انسانوں کو کامیاب ہونے کے لیے، انسانوں کو جنت تک پہنچنے کے لیے نبی مصطفی ﷺ کی اطاعت کرنی ہوگی اور اللہ رب العالمین کہتا ہے: **مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔** [8]

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور دوسری جگہ اللہ فرماتا ہے: **وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔** [9]

اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔

۵۔ الاحزاب:۲۱

۶۔ مشکاۃ المصابیح بتحقیق الألباني: ج۱، ص، ۶۳، حسنہ الألباني

۷۔ الحشر:۷

۸۔ النساء:۸۰

۹۔ الاحزاب:۷۱

محترم سامعین!

تو معلوم ہوا کہ اگر ہمیں رب العالمین تک پہنچنا ہے تو ہمیں رحمت للعالمین کی اتباع کرنی ہو گی۔

اگر ہمیں رب العالمین کی بنائی ہوئی جنت میں جانا ہے تو ہمیں رحمت اللعالمین کے لائے ہوئے طریقے پر چلنا ہو گا، اور حقیقت یہی ہے کہ ایک انسان اس وقت تک فلاح و بہبود تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اتباع رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہ کرے، اسی لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ نبی مصطفی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اتباع کا دامن ہمیشہ ہمیش پکڑے رہے، اگر اس نے نبی مصطفی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دامن کو نہیں پکڑا تو دہکتی جہنم کا شکار بن جائے گا۔ اسی حقیقت کو رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نہایت جامع اور واضح الفاظ میں بیان فرمایا: **كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَن أَبَى، قالوا: يا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَن يَأْبَى؟ قالَ :مَن أَطَاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ، وَمَن عَصَانِي فقَدْ أَبَى.**[10]

"میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس کے جو انکار کرے۔"

صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کون انکار کرے گا؟"

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا، اور جس نے میری نافرمانی کی وہی انکار کرنے والا ہے۔"

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں حقیقی معنوں میں اتباع رسول کا شیدائی بنائے، اور ہمیں ہر معاملے میں ان کی سنت کی پیروی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

جمع وترتیب

ابن مظہر الکبریائی الکانفوری

۱۷/ستمبر/۲۰۲۵ء بمطابق ۲۴/ربیع الاول/۱۴۴۷ھ

۱۰۔ صحیح البخاری: ۷۲۸۰